تذکرہ
اکابرِ اہلسنّت
علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری
نوری کتب خانہ لاہور

تذکرہ

اکابر اہلِ سنّت

(پاکستان)

محمد عبدالحکیم شرف قادری

ناشر

نوری کتب خانہ نزد جامع مسجد نوری بالمق

اہتمام اشاعت

پیرزادہ سید محمد عثمان نوری

2005

نام کتاب : تذکرہ اکابر اہل سنت

تصنیف : علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

تعارف : علامہ غلام رسول سعیدی

تقدیم : پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

کتابت : شاہد چشتی

ناشر : نوری کتب خانہ، لاہور

طابع : موڑوے پرنٹرز، لاہور

تقسیم کار

نوری کتب خانہ
معصوم شاہ روڈ بالمقابل ریلوے اسٹیشن، لاہور
فون 042-6366335

نوری بک ڈپو
دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور
فون 042-7112917

دربار مارکیٹ ، گنج بخش روڈ ، لاہور

فہرست

فقیہ العصر استاذ الاساتذہ مولانا یار محمد بندیالوی قدس سرہ

فقیہ جلیل مولانا یار محمد ابن جناب میاں سلطان محمد ابن میاں شاہنواز ۱۳۰۴ھ/۱۸۸۶ء میں بندیال شریف ضلع سرگودھا میں پیدا ہوئے، موضع پکا ضلع میانوالی میں قرآن مجید حفظ کیا، فارسی کی ابتدائی کتابیں ایک مقامی عالم سے پڑھیں، صرف ونحو اور دیگر فنون کی کتابیں امام الصرف والنحو مولانا محمد امیر دامانی مصنف قانونچہ عجیبہ المعروف قانونچہ امیریہ سے پڑھیں، الفیہ ابن مالک پڑھنے کے لیے مولانا ثناء اللہ کی خدمت میں موضع پنجائن ضلع جہلم میں حاضر ہوئے، آپ کو الفیہ ابن مالک (ایک ہزار عربی اشعار کا مجموعہ جس میں صرف ونحو کے مسائل بیان کئے گئے ہیں) پر اس حد تک عبور تھا کہ جس مسئلے کی ضرورت ہوتی وہ مصرعہ پڑھ دیتے جس میں وہ مسئلہ ہوتا۔

اس کے علاوہ مولانا غلام احمد حافظ آبادی صدر مدرس جامعہ نعمانیہ، لاہور سے استفادہ کیا، کچھ عرصہ جامع مسجد فتح پوری دہلی میں بھی رہے، پھر اعلیٰ تعلیم کا شوق دل میں لئے ہوئے مرکز علم وعرفان بریلی شریف اعلیٰ حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ وہ دور تھا جب امام اہل سنت اپنا تمام وقت تصنیف و تالیف پر صرف فرما رہے تھے، علالت طبع اس پر مستزاد تھی، اس لئے آپ کے ایماء پر مولانا ہدایت اللہ جونپوری تلمیذ رشید حضرت مولانا علامہ محمد فضل حق خیر آبادی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور منطق وفلسفہ کی انتہائی کتابیں (افق المبین، شرح اشارات وغیرہ) پڑھنے کے علاوہ تکمیل علوم کی، صدر الشریعہ مولانا محمد امجد علی اعظمی رحمہ اللہ تعالیٰ، مصنف بہار شریعت آپ کے ہم درس تھے[1]

سلسلہ عالیہ چشتیہ صابریہ میں مولانا صوفی محمد حسین الہ آبادی خلیفہ اعظم حضرت حاجی

---

[1] غلام رسول سعیدی، مولانا: حیات استاذ العلماء بندیالوی (۱۳۸۹ھ) ص ۱۰۹

سیادت مآب حضرت مولانا پیر سید ولایت شاہ قدس سرہ

راہنمائے ولایت حضرت مولانا پیر سید ولایت شاہ ابن حضرت پیر سید احمد شاہ ۱۳۰۹ھ/۱۸۸۹ء میں پیدا ہوئے، قرآن پاک یاد کرنے کے لئے پہلے موضع رانیوال گئے۔ پانچ پارے یاد کئے، پھر گجرات چلے آئے، بعد ازاں مدرسہ تعلیم القرآن جنڈ میں داخل ہوئے اور قرآن مجید حفظ کیا۔ درسی کتابیں مولانا غلام حیدر (فتحپورہ گجرات) سے پڑھیں اور مولانا قاری غلام نبی تلمی سے کتب تجوید کا درس لیا، تکمیل کے لئے جامعہ نعمانیہ لاہور میں مولانا غلام محمد گھوٹوی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہی سے سند فراغت حاصل کی ۱۳۳۳ھ/۱۹۱۵ء میں امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری کے دست مبارک پر بیعت ہوئے اور تھوڑے ہی عرصہ کے بعد خلافت واجازت سے مشرف ہوئے، آپ کو اپنے شیخ سے قابل رشک حد تک عقیدت تھی۔

حضرت شاہ صاحب کو ابتدا ہی سے قرآن مجید سے بے پناہ لگاؤ تھا، فراغت کے بعد غالباً ۱۹۱۸ء میں مسجد حاجی پیر بخش میں مدرسہ تعلیم القرآن جاری کیا اور شب و روز تعلیم قرآن میں صرف کرنے لگے اور پھر تمام عمر اشاعت قرآن اور دین مبین کی خدمت میں صرف کر دی ۱۳۳۹ھ/۱۹۲۰ء میں حضرت پیر سید جماعت علی شاہ قدس سرہ کے ایماء اور سرپرستی میں آپ نے مدرسہ خدام الصوفیہ (مدرسہ شاہ ولایت) قائم کیا اور متعدد فضلاء کی خدمات حاصل کیں۔ یہ مدرسہ ایک مدت تک پورے علاقے میں دینی تعلیم کا عظیم مرکز رہا ہے، اس دار العلوم کی گرانقدر دینی خدمات زریں حروف سے لکھنے کے قابل ہیں، یہاں سے مدرسین اور خطباء کی عظیم جماعت نے فراغت حاصل کی اور اب ملک کے گوشے گوشے میں دین متین کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

آپ نے درس قرآن کے علاوہ تبلیغی فرائض بھی بڑی خوش اسلوبی سے انجام دیئے اور مذاہب باطلہ کی سرکوبی کے لئے پوری قوت سے حق کی آواز بلند کی اور کبھی کسی خطرے کو

ماطر میں نہیں لائے۔ آپ کی تقریر بڑی پُراثر ہوتی تھی اور جب روح پرور اور پُرسوز انداز میں قرآن پاک کی تلاوت فرماتے تو سامعین پر ایک کیف چھا جاتا۔

حضرت شاہ صاحب بنیادی طور پر دینی اور مذہبی راہنما تھے لیکن ضرورت پڑنے پر اپنے شیخِ طریقت حضرت پیر سید جماعت علی شاہ قدس سرہ کی قیادت میں تحریک مسجد شہید گنج اور تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ لیا اور قیامِ پاکستان کی راہ ہموار کرنے کے لئے جگہ جگہ دورے کئے اور عوام کو تحریک پاکستان کے مقاصد سے آگاہ کیا۔

محلہ علی پورہ گجرات میں نہایت خوبصورت اور وسیع مسجد تعمیر کروائی جو مسجد شاہ ولایت کے نام سے مشہور ہے۔ اس کی تکمیل ۱۹۶۵ء میں ہوئی اور اسی مسجد کے پاس آپ محوِ استراحتِ ابدی ہوئے۔

۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء میں حضرت پیر سید سیدان شاہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی صاحبزادی سے آپ کا عقدِ مسنون ہوا جن سے تین صاحبزادیاں اور سات صاحبزادے پیدا ہوئے۔ آپ کے صاحبزادگان میں حضرت مولانا سید محمود شاہ گجراتی اور مولانا سید حامد علی شاہ مہتمم جامعہ نعیمیہ سرگودھا مشہور و معروف خطیب ہیں اور مولانا سید احمد شاہ مدظلہ مدرسہ خدام الصوفیہ میں شعبۂ درسِ نظامی کے صدر مدرس ہونے کے ساتھ ساتھ مہتمم بھی ہیں۔

۳۱ جولائی (۱۹۷۱ء/۱۳۹۰ھ) بروز جمعہ آپ کا وصال ہوا۔[1]

---

[1] محمد یونس شاہ کاظمی، مولانا سید : حیاتِ شاہ ولایت (مطبوعہ مکتبہ کاظمیہ گھوڑیانوالہ گجرات ۱۳۹۲ھ) کل صفحات ۸۰

امداد اللہ مہاجر مکی کے دستِ حق پرست پر بیعت ہوئے اور اجازت و خلافت سے مشرف ہوئے۔[1]
آپ نے ریاضی پڑھنے کے شوق میں حکیم اجمل خاں کے مدرسہ میں طب کا بھی باقاعدہ درس لیا۔ فراغت کے بعد الٰہ آباد، رام پور، بھوپال اور ٹونک وغیرہ مقامات میں بیس بائیس سال تک درس دیا، پھر بندیال تشریف لے آئے اور مسلکِ اہلِ سنت کی بھرپور تبلیغ فرمائی۔[2] بڑے بڑے مخالفین آپ کے سامنے آنے سے گھبراتے تھے، سینکڑوں اجلہ اہلِ علم آپ سے مستفید ہوئے جن میں سے یہ حضرات خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں :-

۱۔ مولانا سید سلیمان اشرف پروفیسر یونیورسٹی، علی گڑھ۔
۲۔ شیخ القرآن مولانا محمد عبد الغفور ہزاروی۔
۳۔ سلطان المدرسین مولانا عطا محمد چشتی گولڑوی مدظلہ۔[3]

پاکستان کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ امدادیہ مظہریہ، بندیال شریف آپ کی یادگار ہے۔ یہ مدرسہ آپ کے صاحبزادگان حضرت مولانا محمد عبد الحق بندیالوی مدظلہ العالی اور حضرت مولانا محمد فضل حق بندیالوی مجددہ کے زیرِ اہتمام نہایت کامیابی سے چل رہا ہے۔ اس دار العلوم نے اہلِ سنت جماعت کو فضلاء اور مدرسین کی بہت بڑی جماعت مہیا کی ہے، سلطان المدرسین استاذ العلماء الکاملین حضرت مولانا عطا محمد چشتی گولڑوی دامت برکاتہم العالیہ اس دار العلوم میں علم و فضل کا دریا بہا رہے ہیں۔

آپ نے تحریکِ پاکستان میں نمایاں حصہ لیا، ضلع سرگودھا کے اکثر امراء یونینسٹ تحریک کے حامی ہونے یا خضر وزارت کے زیرِ اثر ہونے کی وجہ سے تحریکِ پاکستان اور مسلم لیگ کے سخت خلاف تھے اس کے باوجود فقیہ العصر قدس سرہ نے تحریکِ پاکستان کے حق میں زوردار تقریریں کیں، طبقۂ امراء کے ماتھے شکن آلود ہوئے لیکن آپ نے کسی کی پروا کئے بغیر فرمایا:

---

[1] غلام مہر علی، مولانا : الیواقیت المہریہ، ص ۱۰۳-۱۰۲۔
[2] غلام رسول سعیدی، مولانا : حیاتِ استاذ العلماء بندیالوی، ص ۱۹۔
[3] ایضاً : ص ۳۹۔